البیان الرفیع... بیان درمقدمہ بہاول پور!

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

حامداً و مصلیاً!

عالم نبیل فاضل جلیل مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دارالعلوم دیو بند بہت بلند پایہ فاضل تھے۔ مدتوں تک دارالعلوم دیو بند میں مفتی کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے ہیں۔ فتنہ مرزائیہ کی تردید میں آپ کی بہت سی مصنفات ہیں۔ مگر ختم نبوت تین حصوں میں ایک لاجواب تصنیف ہے۔ آپ کا بیان ۲۱/ اگست ۱۹۳۲ء کو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولپور کی عدالت میں ہوا۔ بیان ۷ بجے صبح سے شروع ہوا اور گیارہ بجے مختار مدعا علیہ نے جرح کی جو ۲۱/ اگست کو ۱ بجے ختم ہوئی۔ مفتی صاحب نے مختار مدعا علیہ کی جرح کے مسکت جواب دیئے اور مرزائیت کے کفر وارتداد کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ مفتی صاحب کا یہ بیان جن معارف وحقائق علمیہ کا خزینہ ہے۔ اس کا صحیح اندازہ پڑھنے سے ہوسکتا ہے۔ اسے لولاک میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ ادارہ!

منکر ختم نبوت بالاجماع کافر ومرتد ہے

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام علمائے امت کے نزدیک یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے یا ختم نبوت کا انکار کرے وہ کافر ومرتد ہے اور اسکا نکاح کسی مسلمان عورت سے جائز نہیں۔ اگر نکاح کے بعد یہ عقائد اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور بغیر حکم قاضی اور بلا عدت اسے دوسرا نکاح کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کے ثبوت کیلئے سب سے پہلے میں عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ کس وقت ایک مسلمان کو کن افعال یا اقوال کی بناء پر کافر کہا جاسکتا ہے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ خدائے تعالیٰ یا اس کے رسول کا انکار کفر ہے۔ لیکن یہ بات ذرا توضیح طلب ہے کہ رسول کے انکار کے کیا معنی ہیں؟۔

رسول ﷺ کے انکار کے معنے

میں سب سے پہلے ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:''فلا وربك لا يؤ منون

حتیٰ یحکّموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوافی انفسھم حرجا ممّا قضیت و یسلّموا تسلیما۔ نساء ٦٥''

اس آیت میں صراحۃً بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام معاملات میں حکم نہ بنائے اور آپ ﷺ کے فیصلہ کو ٹھنڈے دل سے قبول نہ کرے۔ اس آیت کی تفصیل میں حضرت امام جعفرؒ صادق فرماتے ہیں کہ:''لو ان قوما عبدوالله تعالیٰ واقاموا الصلوٰۃ واتوالزکوٰۃ وصامو رمضان وحجوا البیت ثم قالوالشئی ضعه رسول الله ﷺ الا ضع خلاف ماضع اوو جد وافی انفسھم حرجاً لکا نوا مشرکین۔'' (روح المعانی ج ٢ جز ٥ ص ٦٥)

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی قوم یا جماعت خدا کی عبادت کرے۔ نماز پڑھے' زکوٰۃ دے' روزے رکھے اور سارے اسلامی کام ادا کرے۔ لیکن آنخضرت ﷺ کے کسی فعل پر حرف گیری کرے وہ مشرک ہے۔

خدا اور رسول ﷺ کے حکم کا انکار کفر ہے

اس بناء پر تمام علمائے امت کا اتفاق ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح اس کے کسی ایک حکم کا نہ ماننا بھی کفر ہے۔

ابلیس کا کفر' انکار حکم کی وجہ سے ہے

سب سے پہلا کافر ابلیس مانا جاتا ہے۔ وہ اسی قسم کا منکر ہے۔ وہ خدا کا منکر نہیں صرف خدا کے ایک حکم نہ ماننے کی وجہ سے کافر مانا گیا ہے۔ اس لئے میں اس کے متعلق چند علماء کی عبارتیں پیش کرتا ہوں:

ا۔۔۔۔۔۔۔۔''شرح مقاصد (بحث سابع فی حکم مخالف الحق طیؔ من اھل القبلة) لیس بکافر مالم یخالف ماھومن ضروریات الدین ''اس کے بعد اسی کتاب میں ہے:''فلا نزاع فی کون اھل القبلة المو اظب طول العمر علی الطاعات با عتقاد نفی الحشر ونفی العلم با لجزیات اونحوذالك کذالك بصدور شیئی من موجبات الکفر عنه ''اس عبارت کا مطلب ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ اہل قبلہ میں سے جو شخص ساری عمر مداومت کرنے والا ہو۔ جب وہ قدم عالم کا قائل ہو جائے یا حشر کا انکار کرے یا اس کے امثال کا تو وہ کافر ہے یا ایسا ہی کوئی اور حکم موجبات کفر ہے میں سے اس سے صادر ہو۔

اہل قبلہ کا معنی

حضرت ملا علی قاریؒ تحریر کرتے ہیں:''اعلم ان المراد باھل القبلة الذین اتفقوا علی ماھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الا جسادو علم الله با لکلیات والجزئیات وما

اشبه ذالك من المسائل فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی علمه سبحانه با لجزیات ولا یکون من اهل القبلة وان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لایکفر مالم یوجد شئی من امارات الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه شئی من موجباته · شرح فقه اکبر ص ۱۸۹''

یعنی اہل قبلہ (جن کی تکفیر نہیں کی جاتی) سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو ضروریات دین پر متفق ہوں۔ تو جو شخص ساری طاعات وعبادات پر مداومت کرے۔ مگر قدم عالم اور نفی حشر کا قائل ہو۔ وہ اہل قبلہ نہیں ہے اور اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی چیز علامات کفر میں سے اس میں نہ پائی جائے۔ اس وقت تک اس کی تکفیر نہ کی جائے۔ علامہ شامی در المختار جلد اول ص ۴۱۴/ ۴۱۵ باب الامامة میں ہے: ''لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام من حدوث العالم وحشر الا جساد و نفی العلم با الجزئیات وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کمافی شرح التحریر''

یعنی امت میں کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ جو شخص ضروریات اسلام کا مخالف ہو۔ وہ کافر ہے۔ اگر چہ اہل قبلہ سے ہو اور ساری عمر عبادات پر مداومت کرے۔ یہی مضمون بحر الرائق۔ شرح کنز باب المرتدین اور غایۃ تحقیق شرح حسامی اور کشف الاصول میں ہے۔ نبراس میں علمائے محققین کی تحقیق اس طرح نقل فرمائی ہے: ''اهل القبلة فی اصطلاح المتکلمین من یصد ق بضروریات الدین ای الا مور اللتیی علم ثبوتهافی الشرع واشتهر · النبر اس شرح شرح العقائد ص ۲۴۲''

''یعنی متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ وہ شخص ہے جو تمام ضروریات دین کی تصدیق کرے۔ یعنی وہ امور جن کا ثبوت شریعت میں معلوم ومشہور ہے۔'' جو شخص ضروریات دین میں کسی چیز کا انکار کرے۔ وہ اہل قبلہ میں سے نہیں۔ اگر چہ اطاعات میں انتہائی کوشش کرنے والا ہو۔ ایسے ہی وہ شخص جو کسی ایسے کام کا مرتکب ہو۔ تکذیب رسول کی علامت ہے۔ جیسے توہین کسی امر شرعی کی یا کسی امر شرعی کا استہزاء کرنا۔

یہاں تک کہ علمائے محققین کی چند شہادت اس بات پر پیش کی ہیں کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے احکام میں سے کسی ایک قطعی حکم کا انکار بھی کفر ہے۔ قطعی الثبوت سے میرا مطلب وہ حکم ہے' جو اسلام میں ایسا مشہور ومعروف ہے کہ امت' قرون اولی سے لے کر آج تک ایسا ہی سمجھتی چلی آئی ہے۔

قطعی الثبوت اور ضروریات دین میں فرق

قطعی الثبوت اور ضروریات دین میں اتنا فرق ہے کہ ضروریات دین ان کو کہا جاتا ہے۔ جن کا ثبوت تو

اتر کو پہنچ کر ایسا ہی واضح ہو گیا ہو کہ تمام امت اسے ہمیشہ ایسا ہی جانتی رہی ہو۔قطعی الثبوت وہ چیز ہے جس کا ثبوت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علمی قواعد کی بنا پر قطعی ہو۔خواہ امت کا کوئی فرد اسے نہ جانتا ہو۔اس لئے قطعی الثبوت کے انکار کو اس وقت کفر کہا جائے گا۔جبکہ اس کی تبلیغ اس کو کر دی جائے۔ضروریات دین کا منکر مطلق کافر ہے۔اس میں تبلیغ کرنے کی ضرورت نہیں۔یہ بات جو میں نے علماء کی تحقیق سے پیش کی ہے۔خود مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کی کتابوں میں موجود ہے۔مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابلے پر ہے اور کفر دو قسم ہے۔ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرتﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔کافر ہے۔اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۷۹'خزائن ج ۲۲ص۱۸۵)

اور اسی کتاب میں لکھتا ہے:

''علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا۔وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳'خزائن ج ۲۲ص ۱۶۸)

نیز مسٹر محمد علی ایم اے لاہوری اپنی تفسیر بیان القرآن ص ۵۷۴ میں آیت کریمہ:''ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوابین اللہ ورسلہ ''کے تحت میں لکھتا ہے کہ:''اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق سے صرف یہ مراد نہیں کہ اللہ کو مان لیا اور رسولوں کا انکار کر دیا۔جیسے براہم ہیں بلکہ یہ بھی کہ بعض رسولوں کو مان لیا اور بعض کا انکار کر دیا۔جیسے تمام اہل کتاب کی حالت ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ کے کسی رسول کا انکار گویا اللہ ہی کا انکار ہے۔''

نیز (مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ) واشہد انا نتمسک بکتاب اللہ القران ونتبع اقوال رسول اللہ منبع الحق والعرفان ونقبل ما انعقد علیہ الا جماع بذلک الزمان لا نزید علیہا ولا ننقص منہا وعلیہا نحی وعلیہا نموت ومن زاد علی ہذہ الشریعۃ مثقال ذرۃ اونقص منہا اوکفر بعقیدۃ اجما عیۃ فعلیہ لعنتہ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین۔''

(انجام آتھم ص ۱۴۴'خزائن ج ۱۱ص ۱۴۴)

''گواہ رہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن سے تمسک کرتے ہیں اور رسول کے اقوال کا اتباع کرتے ہیں 'جو حق اور معرفت کا چشمہ ہے اور ہم ان چیزوں کو قبول کرتے ہیں۔جس پر اس زمانہ میں اجماع منعقد ہوا۔نہ اس پر زیادتی کرتے ہیں اور نہ کمی'اسی پر زندہ رہیں گے اور اسی پر مریں گے جو شخص مقدار ایک شوشہ کے زیادتی کرے یا کمی

کرے۔اس پر اللہ کی لعنت' ملائکہ کی لعنت' تمام آدمیوں کی لعنت' یہ میرا عقیدہ ہے۔''

ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہوگی کہ علمائے اسلام کے نزدیک متفقہ طور پر خود مرزا قادیانی کے نزدیک جس طرح رسول کا انکار کفر ہے۔اسی طرح اسلام کے کسی اجماعی عقیدہ یا ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار بھی کفر ہے۔

مرزا نے بہت سے ضروریات دین کا انکار کیا ہے

اس کے بعد میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے ضروریات دین میں سے بہت سی چیزوں کا انکار کیا اور اسی بناء پر وہ باجماع امت کافر و مرتد ہیں۔اس وقت ان ضروریات دین سے پہلی چیز ختم نبوت کا انکار ہے اور نبوت کا دعویٰ اور وحی اور شریعت مستقلہ کا دعویٰ ہے۔نبوت کے دعویٰ کا خود مدعا علیہ کو اپنے بیان میں اقرار ہے۔اس لئے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں۔

وحی اور شریعت مستقلہ کے دعویٰ کے ثبوت میں مرزا قادیانی کے اقوال ذیل پیش کرتا ہوں کہ:''سچا خدا وہی ہے کہ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاص ۱۱' خزائن ج ۱۸ص ۲۳۱)

یہی مضمون اور دعویٰ:''اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر افتراء کر کے آنحضرت کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی ۲۳ برس تک مہلت پا سکے۔ضرور ہلاک ہوگا۔'' (اربعین جز۴ ص ۵' خزائن ج ۱۷ص ۴۳۴)

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ:''حق یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے۔اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ (اس کے اوپر الفاظ یہ ہیں) کہ چند روز ہوئے کہ ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲' خزائن ج ۱۸ص ۲۰۶)

''اسی طرح اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۹' ۱۵۰' خزائن ج ۲۲ص ۱۵۳' ۱۵۴)

''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ اور خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف آیا ہے جو جو کچھ کہتا ہے۔اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''

(انجام آتھم ص ۶۲' خزائن ج ۱۱ص ۶۲)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔جیسے توراۃ اور انجیل اور قرآن مجید پر تو کیا مجھ سے توقع ہوسکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقینات کو چھوڑ دوں گا۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۹' خزائن ج ۱۷ص ۴۵۴)

''اسی طرح میں اسکی اس پاک وحی پر ایسی ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰' خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال اس بارہ میں اگر جمع کئے جاویں تو اور بھی بہت سے ہیں۔ لیکن ان سے بقدر ضرورت یہ بات معلوم ہوگئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی وحی اور رسالت کا مدعی ہے اور اپنی وحی کو بالکل قرآن کے برابر سمجھتا ہے۔ اور اس کے منکر کو جہنمی کہتا ہے۔

تیرہ سو سال کا اسلامی اجماعی عقیدہ

اس کے بعد امت محمدیہ کا ساڑھے تیرہ سو برس کا عقیدہ اس بارے میں پیش کرتا ہوں کہ جو شخص وحی اور نبوت کا دعویٰ کرے یا آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا یا کسی کو نبوت دیا جانا تجویز کرے۔ اس کے متعلق علمائے امت کی کیا رائے ہے اور آئمہ امت نے کیا فرمایا؟۔

علامہ خفاجی شرح شفاء میں لکھتے ہیں:'' قال ابن القاسم فیمن تنباء انه کا المرتد سواء کان دعاذلك الیٰ متابعة نبوته سرا کان اوجهر اکمسیلمة لعنة الله تعالیٰ وقال ابن الفرج هوای من زعم انه نبی یوحیٰ الیه کا المرتد فی احکامه لا نه قد کفر بکتاب الله لانه کذبه ﷺ فی قوله انه خاتم النبیین ولا نبی بعده مع الفریة علی الله ۰ نسیم الریاض ج ٤ ص ۳۹۳ '''' ایسے ہی ابن قاسم نے اس شخص کے متعلق کہا ہے کہ دعویٰ نبوت کرے اور کہے کہ مجھ پر وحی نبوت آتی ہے اور ابن قاسم مدعی نبوت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ وہ مثل مرتد کے ہے۔ خواہ لوگوں کو اپنے اتباع کی دعوت دے یا نہ دے۔ اور پھر یہ دعویٰ خفیہ ہو یا علانیہ جیسے مسلیمہ کذاب۔ اور ابن الفرج فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے کہ میں نبی ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے۔ وہ مثل مرتد کے ہے۔ اس لئے کہ اس نے قرآن سے کفر کیا۔ آنحضرت ﷺ کو اس قول میں جھٹلا دیا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اس نے اپنے اللہ پر افتراء بھی باندھا کہ اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔''

اسی طرح شرح شفا میں ہے:''کذلك نکفر من ادعیٰ نبوة احد مع نبینا علیه السلام ان فی زمنه کمسیلمة الکذاب والاسود العنسی اوادعی النبوة احد بعده فانه خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث فهذا تکذیب لله ورسوله علیه السلام ۰ نسیم الریاض ج ٤ ص ٥٠٦ ''یعنی ہم ایسے ہی اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کرے۔ یعنی آپ ﷺ کے زمانے میں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے کیا یا آپ ﷺ کے بعد کرے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں بنص قرآن وحدیث۔ پس دعویٰ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے۔

نیز ہے:''اذالم یعرف ان محمداً ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لا نه من

ضروریات الدین۔ الاشباہ والنظائر کتاب السیر ص ۱۰۲ ''''یعنی جب کوئی شخص یہ نہ جانے کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں کے آخری ہیں۔کافر ہے۔کیونکہ آپ کا آخری نبی ہونا ضروریات دین میں سے ہے''۔

نیز فقہ حنفی کی مشہور کتاب البحرالرائق ص ۱۲۱ ج ۵ میں ہے کہ:''اگر کوئی کلمہ شک کے ساتھ یہ کہے کہ اگر انبیاء کا فرمان صحیح اور سچ ہو تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔اسی طرح اگر یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں''

نیز فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۶۳ ج ۲ میں ہے:''اذالم یعرف ان محمدا علیہ السلام آخر الآنبیاء''یعنی اگر کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہے کہ میں رسول ہوں یا فارسی میں کہے کہ من پیغمبرم اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں۔تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔جس کا منشا یہ ہے کہ ایسے الفاظ ہوں۔جو دعویٰ نبوت کے موہم ہوں۔وہ بھی کفر ہے۔

علامہ ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:''من اعتقد وحیا بعد محمد ﷺ فقد کفر با جماع المسلمین''یعنی جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد وحی کا اعتقاد رکھے۔وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔

حضرت ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں:''ودعوی النبوۃ بعد نبینا کفر بالا جماع''آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا باجماع کفر ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی مفتی بغداد اپنی تفسیر کے ص ۶۵ ج ۷ میں لکھتے ہیں:''وکونہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین من مانطقت ...... الخ''یعنی آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں ہے۔جن پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں۔جن کو حدیث نبویہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔جس پر امت نے اجماع کیا ہے۔اس لئے اس کے خلاف کا مدعی کافر سمجھا جائے گا۔اگر کوئی اصرار کرے گا تو قتل کیا جاوے گا۔''

حافظ ابن حزمؒ اپنی کتاب الملل والنحل ص ۲۶۹ ج ۲ باب الکلام فیمن یکفر ولا یکفر میں لکھتے ہیں:''وکذلک من قال ...... الخ''اور ایسا ہی جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سوائے عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی نبی ہے تو کوئی شخص بھی اس کے کافر ہونے میں اختلاف نہیں کر سکتا۔کیونکہ ان امور پر صحیح اور قطعی حجت قائم ہو چکی ہے۔''

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین ص ۸۸ طبع سوم مصر میں فرماتے ہیں کہ: ''ادعت ایضاً ...... الخ''روافض نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ حضرت علیؓ نبی ہیں۔خدا ان کو لعنت کرے اور اس کے فرشتے بھی اور اس کی تمام مخلوق دن قیامت تک اور جلا دے۔ان کے کھیتوں کو۔کیونکہ انہوں نے اس بارہ میں غلو سے کام لیا ہے اور اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔پس ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔اس شخص سے جس نے یہ قول کیا ہے۔''

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگی کہ امت محمدیہ قرن اول سے لے کر آج تک اس پر متفق ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد وحی یا نبوت کا دعویٰ کرے یا ختم نبوت کا انکار کرے۔وہ کافر اور مرتد ہے۔اس کے بعد مرزا قادیانی کی عبارتیں اس کی تائید میں پیش کرتا ہوں:

''وماکان لی ان ادعی النبوة وا خرج من الاسلام والحق بقوم کافرین ''(حمامۃ البشریٰ ص ۹۷ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)''مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافر قوم کے ساتھ مل جاؤں۔''اس قول سے معلوم ہوگیا کہ پہلے خود مرزا قادیانی کا عقیدہ بھی یہ رہا۔ جو تمام امت کا عقیدہ تھا۔

مدعیان نبوت کے خلاف اسلامی درباروں کے فیصلے

اس کے بعد میں چند وہ فیصلے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو مدعیان نبوت کے بارہ میں اسلامی درباروں سے صادر ہوئے۔ اسلام میں سب سے پہلا مدعی مسیلمہ کذاب اور پھر اسود عنسی ہیں۔ اسود عنسی کو وہاں حضورﷺ کے حکم سے قتل کر دیا گیا اور کسی نے نہ پوچھا کو تیری نبوت کے کیا دلائل ہیں اور تیرے صدق کا معیار کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتح الباری ص ۵۵ ج ٦)

آنخضرتﷺ کے بعد مسیلمہ کذاب پر باجماع صحابہؓ جہاد کیا گیا اور آخر اسے قتل کیا گیا۔ وہ سب سے پہلا اجماع جو اسلام میں منعقد ہوا۔ وہ مسیلمہ کے جہاد پر تھا۔ جس میں کسی نے یہ بحث نہ ڈالی کہ مسیلمہ اپنی نبوت کے لئے کیا دلائل اور کیا معجزات رکھتا ہے۔ بلکہ اس بناء پر آنخضرتﷺ کے بعد دعویٰ نبوت سرے سے کذب وافتراء مان لیا گیا۔ اس لئے باجماع صحابہؓ اس پر جہاد کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد میں طلیحہ نامی ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کے قتل کیلئے حضرت خالدؓ کو بھیجا۔ (فتوح البلدان ص ۱۰۲)

اس کے بعد حارث نامی ایک شخص نے خلیفہ عبدالملک کے عہد میں دعویٰ نبوت کیا۔ خلیفہ نے علماء وقت سے جو کہ صحابہؓ اور تابعین تھے۔ فتویٰ لیا اور متفقہ فتویٰ سے اسے قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا گیا۔ کسی نے اس بحث کو روا نہ رکھا کہ اس کی صداقت کا معیار دیکھیں اور معجزات اور دلائل طلب کریں۔ قاضی عیاض نے اس واقعہ کو اپنی کتاب (شفاء ج ۲ ص ۲۵۷، ۲۵۸ مطبوعہ مصر ۱۹۵۰) میں نقل کر کے فرمایا ہے:''وفعل ذالك غير واحد من الخلفاء والملوك با شباههم ''یعنی بہت سے خلفاء بادشاہوں نے بہت سے ایسے مدعیان نبوت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا ہے اور اس وقت کے علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ ان کی کاروائی صحیح اور درست تھی۔ اور جو شخص ان کے کفر کا منکر ہو۔ وہ خود کافر ہے۔ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ خلیفہ نے علماء کے متفقہ فیصلہ سے اسے قتل کیا۔ کتاب المحاسن ص ۹٦ جلد اول میں مذکور ہے۔

یہاں تک میری گذارش کا خلاصہ یہ تھا کہ تمام امت اس پر متفق ہے کہ آنخضرتﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت یا وحی کا کرے یا ختم نبوت کا انکار کرے۔ وہ کافر مرتد ہے اور اس فیصلے کو قرون اول سے لیکر تمام اسلامی عدالتوں اور درباروں نے نافذ کیا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے دونوں کافر مرتد ہیں۔

آئمہ کے ان اقوال سے یہ بات ثابت اور واضح ہوگی کہ یہ جو کچھ ختم نبوت کا عقیدہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ قرآن مجید کی آیت: ''ولکن رسول الله و خاتم النبیین'' کا صریح حکم ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ اس آیت کا مطلب سوائے اس کے اور نہیں ہوسکتا جو صحابہؓ نے اور تابعینؒ نے باجماع بیان کیا ہے کہ آنحضرتﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ جائز نہیں۔

تفسیر ابن کثیر ص۷۹ جلد۸ آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں ہے: ''فهذه الا یة نص فی انه لا نبی بعده ...... الخ ''یعنی یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو رسول بطریق اولیٰ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے۔ اور عکس ضروری نہیں۔ اسی پر رسول اللہﷺ سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں۔ جس کو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے آپﷺ سے نقل کیا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر۹۱ ج ۸ میں ہے: ''فمن رحمة الله ارسال محمد ...... الخ ''یعنی پس بندوں پر خدا کی رحمت ہے۔ محمدﷺ کو ان کی طرف بھیجنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کی تعظیم وتکریم میں یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپﷺ پر تمام انبیاء اور رسل کو ختم کر دیا ہے اور دین حنیف کو آپﷺ پر کامل اعتماد ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے اپنی احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہونے والا نہیں۔ تاکہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپﷺ کے بعد اس مقام نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا اور مفتری ہے۔ دجال اور ضال مضل ہے۔ اگرچہ شعبدہ بازی بھی کرے اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے۔ اس لئے کہ سب کا سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے اور ایسے ہی خداوند تعالیٰ ان پر لعنت کرے اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت پر یہاں تک کہ وہ مسیح الدجال تک ختم کردیئے جاویں گے۔ اس بارہ میں جو احادیث متواترہ کا دعویٰ ابن کثیر نے کیا ہے۔ وہ سب تقریباً میرے رسالہ ختم النبوۃ (جو طبع شدہ ہے) میں محفوظ ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: ''لا تقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذالون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ''یعنی قیامت اس وقت تک نہیں ہوگی۔ جب تک بہت سے دجال اور جھوٹے لوگ نہ اٹھائے جائیں۔ جن میں ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ کتاب الفتن' ترمذی ج ۲ ص ٤٥ باب لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون)

دوسری حدیث میں ہے: ''مثلی ومثل الا نبیاء من قبلی ...... الخ ''یعنی میرے اور پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی نے گھر بنایا ہو اور آراستہ و پیراستہ کیا ہو۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو اور اس کے آس پاس لوگ چکر لگاتے ہوں اور خوش ہوتے ہوں اور یہ کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تاکہ تعمیر مکمل

ہو جاتی۔ وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱ باب خاتم النبیین)

تیسری حدیث: ''فضلت علی الا نبیاء...... الخ ''یعنی مجھے تمام انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ چھٹی یہ ہے کہ میرے ساتھ تمام انبیاء کو ختم کر دیا گیا ہے۔

(مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد ومواضع الصلواۃ)

چوتھی حدیث: ''انا اخر الانبیاء وانتم اخر الا مم...... الخ ''میں انبیاء کا آخری ہوں اور تم تمام امتوں کے آخری ہو۔ (ابن ماجه ص ۲۹۷ باب فتنة الد جال وخروج عیسی بن مریم)

یہاں تک میرے بیان کا ایک جزو ختم ہوا کہ ضروریات دین کا انکار باجماع امت کفر ہے۔ اور ختم نبوت کا عقیدہ اور اسی طرح مدعی نبوۃ کا مرتد ہونا بھی ضروریات دین میں سے ہے۔ مرزا قادیانی نے ان تمام ضروریات دین کا کھلے طور پر انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ باجماع امت کافر و مرتد ہیں۔

توہین انبیاء علیہم السلام

اس کے بعد دوسری چیز توہین انبیاء علیہم السلام ہے۔ انبیاء پر ایمان لانا اور ان کی بلا تخصیص واستثناء توقیر کرنا اور تعظیم کرنا قرآن اور حدیث کا کھلا ہوا فیصلہ اور اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے بارے میں قرآن شریف کا ارشاد ہے: ''ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفر قوابین اللہ ورسلہ ۰ نساء ۱۵۰ ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء پر بلا استثناء ایمان لانا ضروری ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی متعدد کتابوں میں متعدد مواقع پر انبیاء کی توہین کی ہے۔ خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس قدر اہانت اس کی کتابوں میں صراحتاً موجود ہے کہ ایک بھلا آدمی بھی دوسرے آدمی کو نہیں کہہ سکتا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ علیہ السلام نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' (دافع البلاء ص ۴ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰ حاشیہ)

اس عبارت نے یہ بات بھی صاف کر دی ہے کہ اس میں جو کچھ حضرت مسیح کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کا اپنا عقیدہ ہے جس کو بحوالہ قرآن بیان کرتے ہیں۔ وہ کسی عیسائی وغیرہ کا قول نقل نہیں کرتے۔ اسی طرح اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: ''پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

اس کتاب کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''(ضمیمہ انجام آتھم ص۵'خزائن ج۱۱ص۲۸۹ حاشیہ)

ضمیمہ انجام آتھم میں ہے کہ:''اور آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''اسی صفحہ پر ہے کہ:''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔''اسی صفحہ پر ہے کہ:''سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۷'خزائن ج۱۱ص۲۹۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم میں یہ گالیاں یسوع کا نام لے کر کہی ہیں اور خود لکھتا ہے کہ:''ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں''(توضیح المرام ص۳'خزائن ج۳ص۵۲)اسی طرح مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ:''اور مفتری ہے۔وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چار بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔''(کشتی نوح ص۱۶'خزائن ج۱۹ص۱۸)اس کے حاشیہ پر لکھتا ہے کہ:''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔'' (کشتی نوح ص۱۶خزائن ج۱۹ص۱۸ حاشیہ)

مرزا قادیانی کی ان عبارات سے یہ بات بھی صاف ہوگئی کہ جس کو یسوع کہتے ہیں۔وہی عیسیٰ ابن مریم ہے۔لہٰذا یہ بات ناقابل التفات ہے کہ مرزا قادیانی نے گالیاں یسوع کو دی ہیں نہ کہ عیسیٰ کو۔نیز کشتی نوح کے حاشیہ پر خود مرزا قادیانی بجائے یسوع کے لفظ عیسیٰ لکھ کر کہتے ہیں کہ:''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (کشتی نوح ص۶۵'خزائن ج۱۹ص۷۱ حاشیہ)

ان عبارات سے مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا اور مغلظات گالیاں دینا ثابت ہوگیا۔

توہین انبیاء علیہم السلام بالاجماع کفر ہے

اس کے بعد علمائے امت کا متفقہ فیصلہ اس بارہ میں پیش کرتا ہوں کہ جو شخص خدا کے کسی نبی کی ادنیٰ توہین کرے۔وہ باجماع امت کافر ہے۔درمختار شامی ص۳۵۶ ج۱ باب المرتد میں ہے:''والکافر بسب نبی من الانبیاء'' یعنی وہ شخص جو کسی نبی کو گالیاں دینے کی وجہ سے کافر ہوگیا۔اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قطعاً قبول نہ ہوگی اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

یہی مضمون درمختار میں فصل جزیہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔فتاویٰ بزازیہ میں بھی ہے کہ اگر اپنے دل سے بھی کسی نبی کو مبغوض رکھے۔اس کا بھی یہی حکم ہے۔اسی طرح شامی ص۳۱۷ ج۳ باب المرتد ہے:''قال ابن السحنون المالکی واجمع المسلمون .... الخ''یعنی ابن سحنون مالکی فرماتے ہیں کہ:''تمام

مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ رسول کو گالیاں دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔'' یہی عبارت بعینہ شفاوغیرہ میں بھی موجود ہے۔ کتاب الخراج میں ہے: ''ای مسلم سب ...... الخ ''یعنی جو مسلمان آنحضرت ﷺ کو گالیاں دے یا آپ ﷺ کی تکذیب کرے یا آپ ﷺ پر عیب لگائے تو وہ کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس سے بائنہ ہو گئی۔

تحفہ شرح منہاج باب المرتدین میں ہے: ''اوکذب نبیاً او رسولاً ''یعنی جو شخص نبی یا رسول کی تکذیب کرے یا کسی شخص کی نبوت کو ہمارے رسول کریم ﷺ کے بعد جائز رکھے۔ وہ کافر ہے۔

امت کے اجماعی فیصلوں سے مرزا قادیانی کے کفر اور ارتداد کی دوسری وجہ مل گئی۔ ان وجوہ سے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی اور ان کے متبعین بالا جماع کافر و مرتد ہیں۔

مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد کے ساتھ جائز نہیں

اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر کے ساتھ ہرگز کسی وقت جائز نہیں سمجھا گیا اور اگر بعد نکاح خاوند کفر اختیار کرے۔ اس کا نکاح ہمیشہ فسخ شمار کیا گیا ہے: ''لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن (الممتحنۃ: ۱۰) ''یعنی مسلمان عورتیں کفار کے لئے حلال نہیں اور نہ کفار مرد مسلمان عورتوں کیلئے حلال ہیں۔ قرآن کا یہ کھلا ہوا فیصلہ ہے اور خود مرزا قادیانی اور ان کے متبعین بھی اس کے قائل ہیں۔

فتاوی احمدیہ ص ۷ جلد ۲ میں ''تاکید کی جاتی ہے کہ کوئی احمدی اپنی لڑکی غیر احمدی کے نکاح میں نہ دے۔'' اسی طرح مرزا محمود نے لکھا ہے کہ:

''ایک اور سوال بھی ہے کہ غیر احمدی کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں کو نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دیدی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے۔ (انوار خلافت ص ۹۳، ۹۴)

میں اپنے بیان کو اس پر ختم کرتا ہوں کہ باجماع امت بہ تصریح قرآن وحدیث کوئی مسلمان عورت کسی قادیانی مذہب والے کے نکاح میں نہیں رہ سکتی۔ اگر وہ بعد نکاح کے ایسا مذہب اختیار کرلے تو شرعاً وہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔ قضائے قاضی اور عدت کی ضرورت نہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر ...... اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر